

# گجرات کے بھروج میں متعدد ترقیادتی پروجیکٹوں کو قوم کے نام وقف کرنے کے موقع پر وزیراعظم کی تقریر کا متن

Posted On: 08 MAR 2017 6:05PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 8 مارچ، کل میں ماں گنگا کے پاس تھا، آج ماں نرمدا کے پاس۔ وں۔ کل بنارس تھا، آج بھروج۔ وں۔ بنارس تاریخ سے بھی پرانا۔ ندوستان کا شہر ہے، بھروج گجرات کا قدیم ترین شہر ہے۔

بھائیو، بھنوا! میں سب سے پہلے تو جناب نتن گڈکری جی کا، ان کی پوری ٹیم کا، گجرات حکومت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دنیا کو بتہ۔ ں۔ ں چلے گا اس پل کے بننے کا مطلب کیا۔ ونا ہے، کیونکہ بھروج نہ پل نہ۔ وں سے تکلیف کیسی۔ وتی ہے اس کو چھپا ہے۔ جب اتنی تکلیفیں چھپیں۔ وں، گھنٹوں۔ گھنٹوں تک ایمبولینس کو بھی رکے نہ پڑا۔ و، تب ہی۔ ں۔ ولت حاصل۔ و!۔ و۔ کتنی اہمیت رکھتی ہے، ی۔ گجرات کے لوگ بخوبی جانتے ہیں اور بھائیو بھنوا! اس پل کے بننے سے صرف بھروج انکلیشور کا مسئلہ۔

نہ ہے، ی۔ ندوستان کے مغربی حصے میں آباد۔ ر کسی کو تکلیف دینے والی حالت تھی۔ م جتنے وقت وزیر اعلیٰ رہے، اس بات کے لئے لڑتے رہے۔ لیکن جب مجھے خدمت کرنے کا موقع ملا، وقتاً فوقتاً، جدید ٹیکنالوجی کی طرف سے۔ ندوستان میں پ۔ لی بار اتنا لمبا اس ٹیکنالوجی کا حامل پل بنا ہے اور و۔ بھی ماں نرمدا کے کنارے پر۔

نتن جی نہ جس دن کے ساتھ اس کام کو۔ اتھ میں لیا اور مسلسل اس کا معائنہ کیا اور ان کے ڈپارٹمنٹ کی پوری ٹیم نتائج لانے کے لئے کوشاں رہی اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج م۔ اس پل کا افتتاح کر رہے ہیں۔

ابھی میں اتر پردیش میں تھا۔ انتخابی جلسوں میں مختلف خطوں میں جاتا تھا، تو لوگ مجھے کچھ یادگار چیزیں دکھاتے تھے۔ کیا یادگاری چیزیں تھیں؟ کوئی کہتا تھا و۔ دور ستون، کھمبا جو دکھاتا ہے نا، ی۔ 15 سال پہلے پل کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ اب تک دو ستون کھڑے کئے گئے ہیں، آگے کچھ کام نہ ہیں۔ وا ہے۔ کاشی میں بھی 13 سال پرانا ایک ڈھانچہ پڑا ہے۔ میں نے کہا اچھا۔ ونا حکومت۔ نہ کو دے دیتے، میں آ کر اس کو پورا کر دیتا۔ ایک طرف ملک میں کوئی بھی کام 10 سال، 12 سال، 15 سال، اور ی۔ بالکل معمول کا اور عام لگتا تھا! اس کے سامنے مقرر۔ وقت پر کام مکمل کرنے کا کلچرل جو گجرات میں۔ م لوگوں نے نافذ کیا تھا، آج پورے ندوستان میں لاگو کرنے کی سمت میں۔ م کام کر رہے ہیں۔

بھائیو، بھنوا! مجھے دیج جانے کا موقع ملا۔ کوئی تصور بھی نہ بن کر سکتا ہے کہ دیج، و۔ صرف بھروج کے زیور نہ ہیں، دیج پورے ی۔ ندوستان کا گ۔ نا ہے۔ جب اس کی مکمل ترقی۔ وگی اور جس تیزی سے ی۔ آگے بڑھ رہا ہے، قریب قریب لاکھ لوگوں کو روزگار دینے کی اس میں صلاحیت۔ وگی۔ آپ غور کیجئے اس علاقے میں اتنا بڑا روزگار کا موقع پیدا۔ و، حالات، ایسے۔ ں۔ اس علاقے کا مقام، پوزیشن کیسی بنے گی، اس کا آپ اندازہ کر سکتے ہیں بھائیو۔ اور میں بار بار دیج جاتا تھا آپ بخوبی جانتے ہیں۔ اس چپے سے میں واقف۔ وں۔ اپنی آنکھوں سے اس کو ترقی کرتے وئے دیکھا ہے اور آج جب ی۔ تکمیل کی طرف قدم رکھ رہا ہے، پی سی پی آر، دیج، اوپل، بھائیو، بھنوا! ملک کی معیشت کو ایک نئی طاقت ملنے والی ہے، اور ی۔ بھروج کی سرزمین پر و رہا ہے۔ میں آپ کو بتاتے ہیں مبارکباد دیتا ہوں۔

میں وزیر اعلیٰ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں، کیونکہ جب بس پورٹ کا تصور کیا! میں ی۔ ان وزیر اعلیٰ تھا تو میرے دن میں ایک خیال آتا تھا کہ ی۔ کیسی حکومت ہے، ی۔ امیر اگر۔ وائی اڈے پر جاتا ہے۔ وائی ج۔ ان میں بیٹھنے جاتا ہے تو اس کو۔ ر طرح کی س۔ ولت دستیاب۔ وتی ہے۔ ٹھنڈی۔ وا چلتی ہے، ٹھنڈا پانی ملتا ہے، جو کھانے کے لئے چاہے و۔ کھانا ملتا ہے، کیا میرے ملک کے غریب کو اس کا حق نہ ہیں۔ ونا چاہیے کیا؟ کیا وائی ج۔ از میں پرواز کرنے والوں کے لئے ی۔ ی۔ سب ونا چاہئے؟ اس بات نے میرے دل کو۔ ر پل چھوڑا۔

اور اس کا نتیجہ تھا کہ بڑودا۔ میں، بروڑ میں سب سے پہلے پی پی پی ماڈل پر ایک ایسا بس اڈے بنا، ایک ایسا پورٹ بنا، جس کی ویڈیو یو ٹیوب پر دنیا بھر میں لاکھوں لوگ دیکھتے رہے کہ ایسا بھی کوئی بس اسٹینڈ و سکتا ہے؟ اور بس میں غریب سے غریب شخص جاتا ہے۔ غریب سے غریب آدمی اپنے۔ اتھ میں تھپلا لے کر بس میں جاتا ہے۔ بیڑی پیتا ہے، کہیں پر بھی بیڑی پھینکتا ہے۔ آج اگر بڑودا میں جائیے و۔ ان پوری طرح صاف ستھرا بس اسٹینڈ ہے۔ اسی ماڈل پر احمد آباد میں بس اسٹینڈ بنا۔ اب تک شاید چار بن چکے ہیں، اور مجھے خوشی ہے کہ ریاستی حکومت نے اسی منصوبہ بندی کو آگے بڑھاتے وئے ویسا ی۔ شاندار بس پورٹ بھروج میں بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

آپ تصور کیجئے بھروج سے سردار سرور ڈیم تک قریب سوا سو، ڈیڑھ سو کلومیٹر کا پورا راستہ۔ ی۔ پانی سے پورا لبالب بھرا۔ و گا، و۔ منظر کتنا دلچسپ۔ وگا۔ اس پورے علاقے میں زمین میں پانی جانے سے تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر کا علاقہ، دونوں طرف 20-20 کلومیٹر پانی کے اندر اوپر آئیں گے۔

بھروج میں میں جب وزیر اعلیٰ تھا تب بھی ی۔ بات آتی تھی۔ تب مارا رمیش ی۔ ان کا ایک رکن اسمبلی۔ وا کرتا تھا۔ تب بھی ی۔ ان پینے کے پانی۔ میں اپنی آنکھوں کے سامنے اس تصویر کو بخوبی دیکھ پا رہا ہوں اور دنیا کا سب سے بڑا بلند سردار ولہیہ بھائی پٹیل کا مجسمہ بنے گا، کیج۔ تی کا مجسمہ۔ دنیا بھر کے مسافر آئیں گے، کیوڈیا کورین تک بت بہترین قسم کا روڈ مارے نتن جی کا ڈپارٹمنٹ بنا رہا ہے۔ لیکن ایک اور امکان کے لئے بھی میں نے نتن جی سے کہا کہ اس کی بھی ابھی سے پریکٹس شروع کروا دی جائے، اگر بھانجھو کا بیٹر بن جاتا ہے۔ اور نرمدا کے اندر پانی رتا ہے تو کیا ٹورسٹوں کو۔ م ی۔ ان ی۔ چھوٹے چھوٹے اسٹیمر میں سردار سرور ڈیم تک لے جا سکتے ہیں کیا؟

لوگوں کو گوا میں سالگرہ منانی۔ وتی ہے تو چھوٹے چھوٹے اسٹیمر میں پانی کے بیچ چلے جاتے ہیں۔ اس علاقے میں بھی سورت کے لوگوں کو سالگرہ منانی۔ وگی تو و۔ بھی ی۔ ان پر آ جائیں گے! اور بھروج والے تو جائیں گے۔ ی جائیں گے۔

بھائیو، بھنوا! ایک ی۔ نظام سے کتنی تبدیلی لائی جا سکتی ہے، اگر وژن صاف و، نیت ٹھیک و، پالیسیاں پرفیکٹ وں تو کامیابی کے آڑے کچھ نہ بن آتا بھائیو، بھنوا! کامیابی حاصل۔ و کر رہی ہے۔

جب گجرات میں آیا وں، نتن جی آئے۔ ں تو ان کی خواہش ہے کہ ان کے ڈپارٹمنٹ کا اعلان میں کروں۔ ی۔ ان تک کہ اگر میں اعلان کرتا وں تو بھی کریڈٹ نتن جی کو جاتا ہے۔ ی۔ ان نے تخیل اور ان کے پاس جرات مندانہ فیصلہ کرنے کی جو صلاحیت ہے ی۔ اسی کا نتیجہ ہے۔ ان ڈپارٹمنٹ نے فیصلہ کیا ہے اور مجھے خوشی ونا ہے حد فطری ہے۔ ان وں نے گجرات میں آٹھ شاہ راہوں کو قومی شاہ راہوں میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایسا کرنے میں قریب قریب 2 لاکھ کروڑ روپیہ۔ انویسٹ وں گے، 2 لاکھ کروڑ روپیہ۔ اکیلے نتن جی کے ڈپارٹمنٹ سے ی۔ آٹھ راستوں پر 12۔ زار کروڑ روپیہ۔ لگے گا! آپ تصور کر سکتے و، گجرات کے انفراسٹرکچر کو چار چاند لگ جائیں گے بھائی، بھنوا! چار چاند! اور ی۔ آٹھ راستوں کی لمبائی قریب قریب 200 کلومیٹر ہے جس میں اونا، دھاری، بگسرا، امریلی، بابرا، جسدن، چوٹلا، ی۔ پورا جو ریاستی شاہ راہ ہے، اب قومی شاہ راہ بنے گی۔ دوسرا، ناگیسری، کھامبا، چلاوا، امریلی، ریاستی شاہ راہ۔ ں۔ ں جو قومی شاہ راہ ہیں بنیں گی۔ پوربندر، بھانور، جام جودھپور، تالواڑ، ریاستی شاہ راہ۔ ں، قومی شاہ راہ بنیں گی۔ آندہ، کنھوال، کپروچ، پانڈر، دھن سرا، موڑھاسا، ی۔ ریاستی شاہ راہ۔ ں، قومی شاہ راہ بنیں گی۔ پورا، پورا قبائلی علاقوں کو اس کا سب سے بڑا فائدہ ملنے والا ہے۔ لکھپت، کچھ کو ترقی دینی ہے، دھولاوبرا کا ڈیولپمنٹ کرنا ہے، سیاحت کو بڑھانا ہے۔

لکھپت، گڈھولی، حاجی پور، کھاوڑا، دھیلوارا، مووانا، ساکل پور، آپ۔ ندوستان کی سرحد کی حفاظت ک۔ و، کچھ کی سیاحت کی ترقی ک۔ و، دھولاوبرا جو انسانی تہذیب کا قدیم ترین اور تسلیم شدہ شہر ہے، 5۔ زار سال پرانا، ایک کونے میں ہے۔ جب و۔ مرکزی اہمیت کا حامل بنے گا، دنیا کے ٹورسٹو کو اپنی طرف متوجہ کرے گا! جس کا گجرات کو فائدہ ملے گا۔ کنھنہالیا، اڑوانا، پوربندر، چوڑھا، راہر، دھولاورا! کنھنہالیا، واوڑھ، رناوا! آپ غور کیجئے کہ ی۔ انفراسٹرکچر سے اتنی بڑی لاگت سے لوگوں کو تو روزگار ملے گا، کام ملے گا، ی۔ تو ونا۔ ی۔ لیکن سب سے بڑی بات بدقسمتی سے، خاص کر۔ م اپنے نوجوان کھو دیتے ہیں۔ نوجوان بڑے جوش و خروش سے گاڑی تیز چلاتا ہے، موٹر سائیکل تیز چلتا ہے، حادثہ ونا ہے، لاکھوں لوگ حادثوں میں بے موت مر جاتے ہیں۔ اس تحریر کی وجہ سے حادثوں پر کافی مقدار میں کنٹرول کیا جاتا ہے، کیونکہ روڈ کی تعمیر ایسی۔ وتی ہے ایک طرح سے ی۔

انسانیات کا بھی کام ہے۔

آپ لوگوں کو اگر یاد و، احمد آباد، راجکوٹ، بگودرا! کوئی دن ایسا نہ بن جاتا تھا کہ بگودرا کے پاس حادثہ نہ وئے وں اور رات میں لوگ مرے نہ وں، روزانہ۔ جب کیشو بھائی پٹیل وزیر اعلیٰ بنے، ان وں نے اس منظر کو روز دیکھا تھا۔ و راجکوٹ سے آتے جاتے تھے۔ ماری پارٹی کے بھی کئی سینئر رہنما احمد آباد۔ راجکوٹ شاہ راہ پر حادثے میں مارے گئے تھے۔ اور میں احمد آباد میں، تب تو میں سیاست میں نہ تھا! اکثر مجھے رات کو فون آتا تھا کہ اتنا بڑا حادثہ آج ونا ہے، احمد آباد۔ راجکوٹ کے روز کو 4 لین کر دیا، حادثوں میں بت بڑی کمی آگئی، بت بڑی کمی آگئی۔

ی۔ نیشنل کابینٹ ورک، ی۔ اس طرح سے بت بڑے سیکورٹی کے نقطہ نظر سے، انسانیات کی نظر سے، ایک نظام تیار ورا ہے۔ اب روڈ کا ماڈل بھی۔ م نے تبدیل کر دیا ہے۔ تہ پر انتظامات بھی وسیع وں، راستوں کے نزدیک میں۔ لی پیڈ بھی و، راستوں کے نزدیک ڈھابے، ٹوائلٹ، ی۔ سارے انتظامات دستیاب وں۔ کیونکہ راستوں سے لوگ روز جاتے آتے ہیں، و۔ انتظامات میسر وں، واش روم مل جائے۔ ان ساری سہولیات پر مشتمل قومی شاہ راہ بنانے کی سمت میں، اور جدید راستے! نتن جی اپنے نئے تصورات کے ساتھ اس کام کو کرنے میں لگے ہیں۔

ساگرمالا پروجیکٹ، دیکھئے ایک دہلی میں ایک ایسی حکومت بیٹھی ہے جو ٹکڑوں میں نہ ہیں سوچتی۔ م مسائل کو حل کرنے کی سمت میں سوچتے ہیں۔ م نے ایک ساگرمالا یوجنا بنائی، اس ساگرمالا یوجنا کے تحت بھارت کا پورا نقشہ آپ ج۔ ان نقشہ بناتے و اسے پورا کا پورا انفراسٹرکچر سے بندھ جانا چاہئے۔ روڈ سے کہیں پر بھی ڈس کنکٹ نہ ونا چاہئے، ایک سرے سے نکلے تو اسی روڈ سے پورے ندوستان کا سفر کرکے آپ واپس آ سکتے ہیں۔ اس طرح ایک ساگرمالا پروجیکٹ، بھارت مالا پروجیکٹ، اس کو۔ م تعمیر کر رہے ہیں۔ اس بھارت مال سے روڈ کا نیٹ ورک وگا، ساگرمالا سے جو سمندری کنارے ہیں اس کے انفراسٹرکچر کا کام وگا۔ بھارت مالا اور ساگرمالا پورٹ لینڈ ڈیولپمنٹ کو ایک نئی طاقت دے گی۔ اور اس کی وجہ اکیلے بندرگا۔ سیکٹر میں ساگرمالا کے تحت لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا نئی سرمایہ کاری آنے والے کچھ ی۔ سالوں میں کرنے کی کی سمت میں۔ م آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اس کا فائدہ گجرات کو خاص طور سے ملے گا، ی۔ ان کی بندرگا۔ وں کو فائدہ ملے گا، ی۔ ان کے بندرگا۔ وں سے جڑی۔ وئی ریل و، روڈ و، کنکشن وئی و، اس کا فائدہ ملے گا۔

ایک پردھان منتری کرشی سنجائی یوجنا - م نے لاگو ہے۔ آپ حیران - وں گے، - مارے ملک میں حکومتیں کیسی چلی - یں، ڈیم تو بنا دیا لیکن ڈیم سے پانی کے ان لے جانا، کس طرح لے جانا؛ اس کی یوجنا - ی ن- یں بنائی۔ 20-20 سال پہلے ڈیم بنے- یں، پانی بہرا پڑا ہے، ن- ر- ن- یں ہے۔ میں نے ایسا سارا تلاش کرکے نکالا اور تقریباً 90- زار کروڑ روپیہ- سے پردھان منتری کرشی سنجائی یوجنا کے تحت ڈیم -و ڈرپ یعنی ڈرپ ری کیشن کرنے تک کھیت میں ڈیم سے لے کر ڈرپ ری کیشن تک مکمل چین کھڑی کرنا، 90 - زار کروڑ روپیہ- لگا کر کسان کو پانی پہنچانے کا ، پورے ملک میں ایسے بند پڑے پروجیکٹ تھے، اس پر کام میں لگایا ہے۔

ملک جدید - ونا چا- ئے۔ م پرانی زندگی بسر ن- یں کر سکتے۔ 20ویں صدی میں ر- کر- م 21ویں صدی کی دنیا کا مقابل- ن- یں کر سکتے- یں۔ اگر 21ویں صدی کے دنیا کا مقابل- کرنا ہے تو- میں بھی اپنے آپ کوولچّ صدی میں لے جانا - وگا۔ اور ی- مان کے چلنے بھائیو، ب- نو! اب - ندوستان دنیا کے ساتھ برابری کرنے کے میدان میں آ گیا ہے۔ اب - م اپنے گھر میں ی- ، و- ، تو تو، میں، میں، میں وقت برباد کرنے والوں میں سے ن- یں- یں؛ - م دنیا کے افق - پر - ندوستان کو اپنی جگہ - دلانے میں لگے- وئے- یں۔ اور اس کی وچ- سے- میں بھی - ندوستانپڑھدی کی ضروریات کےموافق بنانا - وگا اور اس میں - میں جس طرح -شا ر- یں چا- ئیں، ویسے - ی آئی ویز بھی چا- یے۔ آئی ویز کا میرا مطلب ہے انفارمیشن ویز- پورے ملک میں آپٹیکل فائبر نیٹ ورک - ابھی جیسے پل بنانے گئے، کچھ لوگ اس کا کریڈٹ لینے کے لئے گھومتے پھرتے ر- تے- یں، فائدہ اٹھاؤ، کچھ بھی بول دو فائدہ اٹھاو- کرنا-دھرنا کچھ ن- یں۔

بھائیو، ب- نو! - مارے ملک میں پرانی حکومت میں آپٹیکل فائبر نیٹ ورک ، ی- یوجنا بنی تھی۔ و- یوجنا ایسی بنی تھی کہ جب میں وزیر اعظم بنا تب تک ان- یں سوا لاکھ گاؤں میں ی- کام پورا کرنے کا ان فائلوں میں لکھا - وا ہے۔ 2014 ، مارچ تک سوا لاکھ گاؤوں میں آپٹیکل فائبر لگانا، ی- پرانی حکومت کا فیصل- تھا، یوجنا بنائیتھی۔ اور جب میں وزیر اعظم بنا تو نے پوچھ کچھ کی؛ میں نے کہ ا بھائی سوا لاکھ گاؤں میں سے کتنا - وا؟ آپ سوچو گے کتنا - وا - وگا بھائیو سوا لاکھ گاؤں میں سے؟ کتنا - وا - وگا؟ کوئی سوچے گا، ایک لاکھ - وا - وگا؛ کوئی سوچے گا 50زار- وا - وگا؛ جب میں نے حساب لیا تو صرف 59 گاؤں، 50 اور 9: 60 بھی ن- یں، اتنے گاؤوں میں آپٹیکل فائبر لگا تھا۔ تب ی- کام کرنے کا طریق- تھا، - م نے کام - اتھ میں لیا، اس ملک میں ڈھائی لاکھ پنچایتیں- یں، ڈھائی لاکھ پنچایتوں میں آپٹیکل فائبر نیٹ ورک ڈالنا ہے۔ اب تک 8قرار دی- ات میں کام - و چکا ہے۔ کہ ان 59کاور کہ ان 68 - زار، ی- فرق ہے بھائیو، ب- نو! اگر ارادہ نیک - و، عوا کا بھلا کرنے کا ارادہ - و تو کام میں کبھی رکاوٹیں ن- یں آتی- یں۔ عوام کا بھی تعاون حاصل ہے، کام - ونا ہے، ملک آگے بڑھتا ہے۔

گیس کی پائپ لائن، آپٹیکل فائبر نیٹ ورک، پانی کا بندوبست- ابھی - م نے خواب دیکھا ہے 2022جب - ندوستان آزادی کے 75 سال منائےگا۔ و- 2022تک - ندوستان کے غریب سے غریب کو بھی اس کا خود کا اپنا گھر ر- نے کے لئے ملنا چا- ئے اور اس پر - م کام کر رہے- یں۔ دنیا کے چھوٹے چھوٹے ملک ک ہے رہے- یں۔ ایک طرح سے اتنے مکان بنانے پڑیں گے جیسے کہ - ندوستان میں کوئی نیا چھوٹا ملک بنانا پڑے اس قدر مکان بنانے- یں۔ لیکن بھائیو، ب- نو!، اس خواب کو بھی - م پورا کریں گے۔ م لگے- وئے- یں۔

آپ تصور کرو گے کیسا ہے ملک- کوئی بھی ملک، اس کے پاس اپنا حساب کتاب - ونا چا- ئے کہ ن- یں- ونا چا- ئے؟ اس کے پاس کیا ہے، کیا ن- یں، پتہ - ونا چا- ئے کہ ن- یں- ونا چا- ئے؟ میں جب وزیر اعظم بنا تو میں میٹنگ کرر- ا تھا، شروع میں میں نے کہ ا بھائی، بتائیے - مارے ملک میں آئی لینڈ کتنے- یں؟ جیسے- مارے ی- ان آلی- بیٹ ہے یا- مارا بیٹ دواراکا ہے، ایسے آئی لینڈ کتنے- یں؟ ی- میں پوچھتا تھا۔

الگ الگ ڈپارٹمنٹ، کوئی 900 کہتا تھا، کوئی 800 کہتا تھا، کوئی 1000 کہتا تھا- میں نے کہ ا کیا حکومت ہے بھائی؟ ی- اتنے کہتا ہے، ی- اتنے کہتا ہے! کوئی گزرتا لگتی ہے۔ پھر مجھے پتہ چلا کہ کسی نے سائنٹفک مطالعہ - ی ن- یں کیا تھا۔ اب بھارت کے پاس کتنے آئی لینڈ - یں؟ اس کی کیا خصوصیات ہے؟ کیا - ندوستان کو آگے لے جانے میں اس کا کوئی استعمال - و سکتا ہے ؟ میں حیران تھا بھائی، ان کے پاس معلومات ی ن- یں تھی- میں نے ٹیم بٹھائی، سیٹلائٹ ٹکنالوجی استعمال کیا، اور پورا خاکہ کھول کر نکال دیا۔ بھارت کے پاس 1300 سے زیادہ آئی لینڈ - یں۔ 1300 سے زیادہ اور اس میں کچھ آئی لینڈ تو سنگاپور سے بھی بڑے- یں۔ یعنی - م اپنے آئی لینڈ کو کتنی ترقی دےسکتے- یں، کتنی رنگا رنگی اور تنوع سے بھر سکتے- یں، ٹورزم کے ڈیولپمنٹ کے لئے کیا کچھ ن- یں کر سکتے- یں۔ حکومت - ند نے الگ سے ا- تمام کیا ہے اور آنے والے دنوں میں- ندوستان کے سمندری ساحل پر جتنے جزیرے- یں، ابھی اس میں سے 200چھانٹ کرکے نکالے- یں۔

پہلے طور پر ان 200 کی ترقی کا ایک ماڈل تیار - و ر- ا ہے۔ بھائیو، ب- نو! اگر ایسی چیزیں بنتی- یں تو سنگاپور کا چکر کائنات کی کیا ضرورت پڑے گی؟ سب کچھ میرے ملک میں - و سکتا ہے بھائی - مارا ملک طاقتور اور مضبوط ہے اور بے پناہ صلاحیتوں کا حامل ہے۔ - م بھی ترقی کی نئی بلندیوں کو پار کر سکتے- یں۔ اور اس وچ- سے بھائیو، ب- نو! ریلوے جیسے تنن جی بتا رہے تھے نا، کہ پہلے- مارے ملک میں ایک دن میں، سارے، سارے - ندوستان کے کونے کا حساب لگاتے تھے تو اوسطاً ایک دن میں دو کلومیٹر راستے بنتے تھے۔ - ماری حکومت بننے سے پہلے ایک دن میں دو کلومیٹر- تنن جی نے آ کر ایسا دھکا لگایا، اور جیسا ابھی و- بتا رہے تھے، ایک دن میں 22 کلومیٹر کا کام - ونا ہے؛ 11 گنا زیادہ - بھائیو، ب- نو!، ریلوے، پہلے- مارے ملک میں ریلوے کے

گیج کنورژن کہ- و یا ن- یں پٹری بٹھانے کا کام کہ- و؛ ایک سال میں 1500 کلومیٹر کا کام - ونا تھا۔

اب اتنا بڑا ملک، ریل کی مانگ، اس سے آگے ن- یں بڑھ ر- ا تھا۔ - م نے آ کر بیڑ- ی۔ بڑھنا ہے ، اور مجھے خوشی ہے کہ آج ایک سال میں - م نے پہلے کے مقابلے میں دوگنا کام کرتے- یں، ریلوے کی پٹری کا، دوگنا؛ 8000کلومیٹر- کام اگر کرنے کا ارادہ - و، جیسے بس پورٹ کام دیکھا آپ نے، اسی سے تحریک لے کر میں نے ریلوے والوں سے میٹنگ کی- میں نے کہ ا بھائی ی- ریلوے اسٹیشن - مارے، ی- مرے پڑے- یں۔ 19ویں صدی کے- یں ذرا اس میں تبدیلی آ سکتی ہے کہ ن- یں آ سکتی؟

اب ریلوے کے ڈیولپمنٹ کا بڑا چیلنج اٹھایا ہے۔ - ندوستان کوپل00اسٹیشن بنانے- یں۔ ابھی شروع میں سورت، گاندھی نگر، گجرات میں دو پراجیکٹ ابھی طے - وئے- یں۔ آنے والے دنوں میں سبھی ریلوے اسٹیشن کثیر منزل- کیوں ن- وں؟ ریلوے اسٹیشن پر تھیٹر بھی - و سکتا ہے، ریلوے اسٹیشن پر مال بھی- و سکتا ہے۔ ریلوے اسٹیشن پر ری کریشن سینٹر - و سکتے - یں، فوڈ مارکیٹ لگ سکتی ہے۔ پٹری پر گاڑی چلتی رہے گی، باقی جگہ کی تو ترقی - ونی چا- ئے۔ بھائیو، ب- نوں ترقی کے لئے وژن - ونا چا- ئے، خواب بھی چا- یے عزم بھی چا- ئے، حوصلہ- بھی چا- یے تو کامیابی اپنے آپ - و جاتی ہے۔ اور اس کام کو لے کر کہ- م چلے- وئے- یں۔

میرے بھروچ کے پیارے بھائیو، ب- نو! آج ماں نرمدا کے کنارے پر اتنا بڑا کام - وا ہے۔ میرے ساتھ پوری طاقت سے بولنے

میں کہ- وں گا نرمدے، آپ لوگ دونوں مٹھی اوپر کرکے بولیں گے سرودے۔

نرمدے - سرودے

نرمدے - سرودے

نرمدے - سرودے

نرمدے - سرودے

نرمدے - سرودے

آپ کا ب ت ب ت شکریہ -

م ن- م ع- نا-

(Release ID: 1483874) Visitor Counter : 3

